سولہواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 23 فروری 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ تحفظ ماحول

لاہور شہر میں بسوں / ویگنوں کے دھوئیں سے آلودگی کا مسئلہ و دیگر تفصیل

***160: میاں نصیر احمد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں اربن ٹرانسپورٹ کی بسوں اور ویگنوں کا سالانہ چیک اپ ہوتا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سالانہ چیک اپ کے باوجود اربن ٹرانسپورٹ کی بسیں اور ویگنیں دھواں چھوڑتی ہیں اور ماحول کو آلودہ کرتی ہیں ؟

(ج) کیا محکمہ ان دھواں چھوڑنے والی بسوں اور ویگنوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز اگر کوئی کارروائی کی جاتی ہے تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 3 مئی 2008 تاریخ ترسیل 29 مئی 2008)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں اربن ٹرانسپورٹ کی بسوں اور ویگنوں بشمول دیگر کمرشل گاڑیوں کا سالانہ چیک اپ محکمہ ٹرانسپورٹ کی زیر نگرانی ہوتا ہے- موٹر وہیکل ایگزامینر (MVE) ضلعی سطح پر نئی گاڑیوں کو ایک سال کے لئے اور پرانی گاڑیوں کو چھ ماہ کے لئے فٹنس سرٹیفیکیٹ جاری کرتے ہیں-

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ چیک اپ اور فٹنس سرٹیفیکیٹ کے باوجود اربن ٹرانسپورٹ / پبلک ٹرانسپورٹ کی کافی گاڑیاں شہر میں دھوئیں اور ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں جس کی بڑی وجہ بروقت ٹیوننگ نہ کرانا، ائر فلٹر کی صفائی و تبدیلی اور اوور لوڈنگ ہے-

(ج) محکمہ ماحولیات، محکمہ ٹرانسپورٹ اور سٹی ٹریفک پولیس لاہور مختلف اوقات میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں، بشمول بسوں اور ویگنوں کے خلاف مہمات چلاتے رہتے ہیں- اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول اور سٹی ٹریفک پولیس نے سال 2007 کے دوران 3034 آلودگی پیدا کرنے والی گاڑیوں کے چالان کئے- مزید براں محکمہ تحفظ ماحول اور سٹی ٹریفک پولیس نے 4 جون 2008 سے دھواں چھوڑنے والی ہر قسم کی گاڑیوں کے خلاف مشترکہ مہم شروع کر رکھی ہے- اس مہم کے دوران 12 جون 2008 تک 1196 دھواں دینے والی گاڑیوں کے

چالان کئے جا چکے ہیں۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)اور یہ مہم غیر معینہ مدت کے لئے جاری رہے گی تاکہ شہری ہوا کی کوالٹی بہتر ہو سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 جون 2008)

لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف اقدامات کی تفصیل

*177: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کی بہتات ہے، جس کی وجہ سے عوام میں ذہنی اور جسمانی بیماریاں بڑھ رہی ہیں؟

(ب) ان دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 6 مئی 2008   تاریخ ترسیل 26 مئی 2008)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں گاڑیوں کی بہتات ہے جس کے باعث دھواں دینے والی گاڑیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔تاہم شہریوں میں ذہنی اور جسمانی بیماریوں کے بڑھنے کی دیگر طبی وجوہات کے علاوہ ایک وجہ فضائی آلودگی بھی ہو سکتی ہے۔

(ب) محکمہ ماحولیات، محکمہ ٹرانسپورٹ اور سٹی ٹریفک پولیس لاہور مختلف اوقات میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں، بشمول بسوں اور ویگنوں کے خلاف مہمات چلاتے رہتے ہیں۔اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول اور سٹی ٹریفک پولیس نے سال 2007 کے دوران 3034 آلودگی پیدا کرنے والی گاڑیوں کے چالان کئے۔مزید براں محکمہ تحفظ ماحول اور سٹی ٹریفک پولیس نے 4 جون 2008 سے دھواں چھوڑنے والی ہر قسم کی گاڑیوں کے خلاف مشترکہ مہم شروع کر رکھی ہے۔اس مہم کے دوران 12 جون 2008 تک 1196 دھواں دینے والی گاڑیوں کے

چالان کئے جا چکے ہیں۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)اور یہ مہم غیر معینہ مدت کے لئے جاری رہے گی تاکہ شہری ہوا کی کوالٹی بہتر ہو سکے

(تاریخ وصولی جواب 18 جون 2008)

لاہور۔پی پی 145 میں قائم فیکٹریوں کا آبادی سے باہر منتقلی کا مسئلہ

*2388:جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) محکمہ ماحولیات کے علم میں یہ بات ہے کہ پی پی 145 لاہور کے علاقہ جات لکھوڈیر شادی پورہ اور داروغہ والا میں اس وقت متعدد فیکٹریاں ایسی ہیں جن میں ٹائر جلائے جاتے ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں میں ٹائر جلانے کی وجہ سے ان علاقہ جات پر ہر وقت دھوئیں کے بادل بنے رہتے ہیں ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ کی طرف سے مطلع کرنے کے باوجود محکمہ ماحولیات کے افسران ان فیکٹریوں کے مالکان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیتے ؟

(د) کیا حکومت ان فیکٹریوں کو ان علاقوں سے باہر منتقل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 5 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے کہ پی پی 145 لاہور کے علاقہ جات لکھوڈیر، شادی پورہ اور داروغہ والا میں بعض سٹیل مل کے مالکان خاص طور پر سردیوں میں سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے پرانے ٹائر گاہے بگاہے اور چوری چھپے بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں۔

(ب) یہ جزوی طور پر درست نہ ہے کہ ان علاقہ جات پر ہر وقت دھوئیں کے بادل بنے رہتے ہیں تاہم یہ درست ہے کہ ٹائر جلنے کی وجہ سے سیاہ دھوئیں کا اخراج ہوتا ہے لیکن ٹائر بطور ایندھن کا استعمال چوری چھپے اور خاص طور پر رات کے وقت کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے محکمہ تحفظ ماحول نے ماہ جون 2008 میں مذکورہ علاقہ جات میں ٹائر جلانے والی پندرہ (15) بڑی سٹیل ملوں کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت

کارروائی کی اور ان سٹیل ملوں کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ پرانے ٹائر بطور ایندھن جلانا فوراً بند کر دیں۔ مزید برآں ضلعی آفیسر (ماحولیات) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے بھی مزید آٹھ (8) پرانے ٹائر جلانے والی سٹیل ملز کو ماہ نومبر، دسمبر 2008 میں سیل کر دیا تھا جن کو بعد میں حلفیہ بیان پر کام کرنے کا موقع دیا گیا ہے اور اب یہ فیکٹریاں ٹائر استعمال نہیں کر رہی ہیں۔ محکمہ ہذا کی ان 23 سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی کی وجہ سے اب بعض مل مالکان دن کی بجائے رات کے وقت ٹائر جلاتے ہیں۔ محکمہ ماحولیات کے انسپکٹرز ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ مذکورہ 23 سٹیل ملوں میں سے 5 سٹیل ملز پرانے ٹائر جلاتے ہوئے پائی گئی ہیں ان کے چالان بنا کر ماحولیاتی ٹرائیبونل لاہور میں مقدمات درج کروائے جا رہے ہیں۔ (تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(د) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کو ان فیکٹریوں کو ان علاقوں سے باہر منتقل کروانے کے اختیارات نہیں ہیں تاہم ان فیکٹریوں کو ماحولیاتی قوانین کا پابند بنا کر علاقہ کو فضائی آلودگی سے نجات دلانے کے لئے محکمہ ہذا پہلے سے ہی کوشاں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 جون 2009)

ماحولیاتی آلودگی کو دور کرنے کے لئے 07-2006 میں اٹھائے گئے اقدامات

*2750: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

محکمہ ماحولیات کو ماحول کی صفائی ستھرائی اور بحالی کے لئے حکومت کی طرف سے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، یہ فنڈ برائے سال 08۔2007، 07۔2006 کتنا تھا اور کن کن منصوبوں پر خرچ ہوا؟

(تاریخ وصولی 29 فروری 2009 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کو مختلف پراجیکٹس میں 07-2006 میں مبلغ -/338050000 (تینتیس کروڑ اسی لاکھ پچاس ہزار روپے) اور سال 08-2007 میں -/59500000 (پانچ کروڑ پچانویں لاکھ روپے) روپے مذکورہ دو سالوں میں ٹوٹل

-/397550000(انتالیس کروڑ پچھتر لاکھ پچاس ہزار) روپے فراہم کئے گئے ہیں۔جن منصوبہ جات کے لئے یہ رقم فراہم کی گئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اگست 2009)

صوبائی دارالحکومت میں دھواں دینے والی بسوں کی وجہ سے فضائی آلودگی کی تفصیلات

*3997: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بسوں نے صوبائی دارالحکومت میں فضائی آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ کر دیا ہے؟

(ب) کیا حکومت ٹو سٹروک رکشوں کی طرح بسوں کے خلاف بھی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ شہری مختلف بیماریوں سے نجات حاصل کر سکیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 13 اگست 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے کہ ڈیزل سے چلنے والی بسیں فضائی آلودگی میں اضافہ کا سبب بنتی ہیں۔

(ب) دو(2) سٹروک رکشوں کی طرح ڈیزل بسوں کے خلاف کارروائی کرنے کا کام محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب کا ہے۔حال ہی میں محکمہ ٹرانسپورٹ نے دو روٹوں پر نئی ماحول دوست CNG بسیں بھی چلائی ہیں جو فضائی آلودگی کا باعث نہیں بنتی۔محکمہ ماحولیات لاہور ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر آلودگی کا باعث بننے والی ٹریفک کا چالان کر رہا ہے۔مورخہ 25 مئی 2009 سے لے کر 17 دسمبر 2009 تک 1280 بسوں، 916 ویگن / پک اپ 9745 رکشوں / موٹر سائیکلوں، 1821 مزداڈالا / ٹرک، 1744 کار / جیپ کے وجہ ماحولیاتی آلودگی چالان کئے گئے ان میں سے 227 گاڑیوں کو مختلف تھانوں میں بند کیا گیا۔اس عرصہ کے دوران کل 15506 چالان کئے گئے۔اس ضمن میں محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب اور سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے جوابات بھی ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

مزید براں عوام الناس میں ماحولیاتی آگاہی کے لئے لاہور میں تین اہم مقامات پر Air Quality Display Station قائم کئے گئے ہیں۔محکمہ اپنے محدود سٹاف کے ساتھ بسوں اور دیگر ٹریفک کی وجہ سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کے خلاف کوشاں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 جنوری 2010)

پولی تھین بیگ کی تیاری و فروخت پر پابندی کی تفصیلات

*4043: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال اربوں روپے سے سیوریج سکیمیں مکمل کرتی ہے مگر پولی تھین بیگ ان سکیموں کو بند کر دیتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت پولی تھین بیگ کی تیاری اور فروخت پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 9 اگست 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ جزو محکمہ ماحول پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ تحفظ ماحول ہر قسم کے پولی تھین بیگز کی تیاری اور فروخت پر مکمل پابندی لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ محکمہ ہذا نے پولی تھین بیگ آرڈیننس مجریہ 2002 کے تحت کالے شاپنگ بیگز پر مکمل طور پر اور دیگر تمام 15 مائیکرون سے کم موٹائی والے شاپنگ بیگز پر پہلے ہی سے پابندی عائد کی ہوئی ہے۔اس وقت قابل اجازت پولی تھین بیگز کی تیاری پر مکمل پابندی لگانا قانونی، ماحولیاتی اور اقتصادی طور پر سود مند نہ ہوگا۔پاکستان کا ماحولیاتی تحفظ ایکٹ مجریہ 1997 پائیدار ترقی (Sustainable Development) کے فروغ پر زور دیتا ہے۔مکمل پابندی لگانے سے کاغذ کے بنے ہوئے لفافوں کی تیاری اور فروخت میں اضافہ ہو جائے گا جو نتیجتاً درختوں کی کٹائی میں اضافہ کا سبب بنیں گے جس سے ماحولیاتی ابتری میں مزید اضافہ کا امکان ہوگا۔مزید براں پولی تھین بیگز کی تیاری اور فروخت کے کاروبار سے وابستہ افراد / خاندانوں کے لئے بے روزگاری جیسے مسائل لاحق ہونے کا بھی امکان ہوگا۔

پولی تھین بیگ کے تیار کنندگان اور عوام الناس کا فرض ہے کہ وہ مروجہ قانون پر سختی سے عمل کریں اور لوکل گورنمنٹ سالڈ ویسٹ بشمول استعمال شدہ پولی تھین بیگز کو ٹھکانے لگانے کا مناسب انتظام کرے تاکہ سیوریج سکیموں میں گندے پانی کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 جنوری 2010)

نہر راجباہ سیدوالا ننکانہ صاحب، فیکٹریوں کا آلودہ پانی گرنے کی تفصیلات

*4073: جناب شاہ جہاں احمد بھٹی: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر راجباہ سیدوالا ضلع ننکانہ صاحب میں فیکٹریوں کا پانی گرنے کی وجہ سے نہر کا پانی آلودہ ہو گیا ہے؟

(ب) اس نہر میں کن کن فیکٹریوں کا آلودہ پانی گر رہا ہے، تفصیلاً بتائیں؟

(ج) حکومت نے اس مسئلہ کی روک تھام کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) ضلعی آفیسر (ماحولیات) ننکانہ صاحب کے سروے کے مطابق نہر راجباہ سیدوالا ضلع ننکانہ کی حدود میں مذکورہ نہر کے قریب کوئی فیکٹری / مل واقع نہ ہے اور نہ ہی کسی فیکٹری کا آلودہ پانی اس نہر میں گر رہا ہے۔

(ج) ضلعی آفیسر (ماحولیات) ننکانہ صاحب اپنی علاقائی حدود میں موجود نہروں اور آبی گذر گاہوں کا وقتاً فوقتاً سروے کرتا رہتا ہے جونہی کوئی آلودہ پانی نہر میں گرتا ہوا پایا گیا تو پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997ء کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

شیخوپورہ، فیکٹریوں کے زہر آلود پانی کے نقصانات کی تفصیلات

*4276: چودھری علی اصغر منڈا: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اپر چناب کینال کے گردونواح میں ضلع شیخوپورہ کی حدود میں واقع فیکٹریاں زہر آلود پانی اس نہر میں چھوڑتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ روہی نالہ جو کہ چوہنگ لاہور کے قریب دریائے راوی میں گرتا ہے کا پانی فیکٹریوں کے چھوڑے گئے زہر آلود مواد پر مشتمل ہوتا ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ ان دونوں کا پانی بغیر ٹریٹمنٹ پلانٹ سے گزارے دریا میں چھوڑنے سے نہ صرف آبی مخلوق ختم ہو رہی ہے بلکہ یہ پانی فصلوں کیلئے بھی نقصان دہ ہے، اگر ہاں تو حکومت اس نقصان سے بچاؤ کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 8 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ کی حدود میں واقع فیکٹریوں کا آلودہ پانی مختلف ڈرینوں سے گزرتا ہوا اپر چناب کینال میں گرتا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ روہی نالہ (ہڈیارہ ڈرین) جو چوہنگ کے قریب دریائے راوی میں گرتا ہے اس نالہ پر واقع ضلع لاہور میں بہت سی فیکٹریاں بھی اپنا آلودہ پانی اس میں ڈال رہی ہیں۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ آلودہ پانی کو بغیر ٹریٹمنٹ پلانٹ سے گزارے دریا میں چھوڑنے سے آبی مخلوق کو خطرات لاحق ہوتے ہیں اس ضمن میں محکمہ ماحولیات نے پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997ء کے تحت ضلع شیخوپورہ میں اور لاہور میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے 175 یونٹوں بشمول ہسپتالوں، ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کی اور ان کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودہ پانی کو National Environmental Quality Standards کے مطابق ٹریٹ کریں۔ 65 یونٹوں کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹرائبونل (Environmental Tribunal) میں دائر کئے گئے۔ ٹرائبونل نے 22 یونٹوں کو مبلغ۔/2025000 روپے جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف کیس ابھی زیر سماعت ہیں۔ محکمہ ماحولیات کے احکامات کے خلاف ورزی کرنے والے مزید یونٹوں کے خلاف کیس بھی ٹرائبونل میں دائر کروا دیئے جائیں گے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 25 فیکٹریوں نے اپنا آلودہ پانی صاف کرنے کیلئے Treatment Plants لگا لیے ہیں۔

دریائے راوی میں آبی آلودگی کی روک تھام محکمہ ماحولیات نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کیلئے پہلے ہی ہدایات

جاری کر دی ہوئی ہیں۔WASA لاہور غیر ملکی اداروں کی فنی اور مالی تعاون سے دو Sewage Treatment Plants لگانے کیلئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھپت لاہور کی فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کیلئے ایک Common Effluent Treatment Plant لگانے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔

حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کیلئے کمشنر لاہور ڈویژن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو اس ضمن میں قابل عمل (Action Plan) تیار کر رہی ہے۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

ضلع لاہور، ماحولیاتی آلودگی کی تفصیلات

*4503: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں تقریباً 200 کے قریب فیکٹریاں ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2009 کے دوران محکمہ ماحولیات نے صرف 35 فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی؟

(ج) شمالی لاہور میں کتنی ایسی فیکٹریاں جو مضر صحت کوئلہ اور ٹائر جلا کر ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں نیز محکمہ ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لا رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 23 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 24 نومبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ تقریباً درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ سال 2009 کے دوران محکمہ ماحولیات نے پاکستان کے ماحولیاتی تحفظ کے ایکٹ مجریہ 1997ء کے تحت لاہور میں 66 فیکٹریوں / اداروں کو ماحولیاتی آلودگی کا باعث بننے پر Environmental Protection Orders جاری کئے۔ محکمہ کی ہدایات پر عمل نہ کرنے والے 37 یونٹوں کے خلاف کیس مجاز عدالت Environmental

Tribunal میں دائر کئے جہاں یہ زیر سماعت ہیں۔ ضلعی آفیسر (ماحولیات) لاہور نے آلودگی کا باعث بننے والے 116 یونٹوں کو سیل (Seal) کیا جس سے عوام کو خاطر خواہ ریلیف ملا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شمالی لاہور میں 75 کے قریب ایسی فیکٹریاں / سٹیل ملز پائی گئیں جو ٹائر، ربڑ، آئرن سکریپ، کوئلہ وغیرہ جلا کر ماحول کی آلودگی کا باعث بنتی ہیں۔ سٹیل ملز میں اکثر چوری چھپے بالخصوص سردیوں میں پرانے ٹائر جلا کر ماحول کی آلودگی کا باعث بنتی ہیں۔ سٹیل ملز میں اکثر چوری چھپے بالخصوص سردیوں میں پرانے ٹائر بطور ایندھن استعمال کیے جاتے ہیں جو فضائی آلودگی کا باعث بنتے ہیں۔ پرانے ٹائر، ربڑ، اور Iron Scrap کو استعمال کرنے والی ایسی 71 فیکٹریوں / کارخانوں کے خلاف پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997ء کے تحت کارروائی کی گئی اور 36 فیکٹریوں کے خلاف کیسز ماحولیاتی

عدالت Environmental Tribunal)) میں بھیجے جن میں سے 6 یونٹوں کو عدالت نے جرمانہ کیا اور بقیہ کیسز ابھی زیر سماعت ہیں۔ اسی طرح ضلعی آفیسر (ماحولیات) نے بھی 8 سٹیل ملز کے خلاف پاکستان پینل کوڈ اور پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈی نینس 2001 کے تحت 7 یونٹوں کو سیل کر دیا اور ایک کے خلاف FIR درج کرائی (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

محکمہ ماحولیات کے انسپکٹرز ان علاقوں کا وقتاً فوقتاً دورہ کرتے رہتے ہیں تاکہ مزید کارخانوں / سٹیل ملز جو ٹائر یا Substandard Fuel کوئلہ وغیرہ استعمال کریں ان کا کھوج لگا کر ایسی ملوں کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

ضلع اوکاڑہ اور بہاولنگر۔ پولٹری فارمز کے لئے این او سی لینے کی تفصیلات

*4572: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں کتنے ایسے پولٹری فارمز ہیں جنہوں نے محکمہ سے این او سی حاصل نہیں کیا؟

(ب) کیا محکمہ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی اگر کی تو کن کن پولٹری فارمز کے خلاف ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ج)مذکورہ ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کو2008-09 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اس بجٹ کو کن کن مدوں پر خرچ کیا گیا اس کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 27اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 16نومبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف)(i) ضلع اوکاڑہ میں کل پولٹری فارم 344 ہیں جن میں سے 270 اوپن شیڈ فارمز ہیں 74 کنٹرول شیڈ ہیں۔ اس وقت 90 کے قریب پولٹری فارمز بند پڑے ہیں۔ پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 کے نافذ ہونے کے بعد ضلع اوکاڑہ میں جو 181 پولٹری فارم بغیر NOC قائم ہوئے ہیں ان کے خلاف محکمہ نے قانونی کارروائی کی ہے۔

(ii) ضلع بہاولنگر میں کل 306 پولٹری فارم ہیں جو کہ تمام اوپن شیڈ فارمز ہیں۔ ان میں سے 136 پولٹری فارم بند پڑے ہیں اور بقایا 170 کام کر رہے ہیں۔ پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 کے نافذ ہونے کے بعد ضلع بہاولنگر میں جو 40 پولٹری فارم بغیر NOC قائم ہوئے ہیں ان کے خلاف محکمہ نے قانونی کارروائی کی ہے۔

(ب) جن پولٹری فارمز نے محکمہ تحفظ ماحول پنجاب سے NOC حاصل نہ کیا ہے ان کے خلاف پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ ضلع اوکاڑہ کے ایسے پولٹری فارموں کے ناموں کی تفصیل Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ضلع بہاولنگر کے پولٹری فارموں کے ناموں کی تفصیل Annexure-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)(i) محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفتر اوکاڑہ میں کل ملازمین / سٹاف کی تعداد 10 ہے جو جولائی 2007 سے دفتر ہذا میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ضلعی دفتر اوکاڑہ کو 2008-09 کے مالی سال میں کل 16,06,133 کا بجٹ (Non-Development) فراہم کیا گیا جس میں سے۔ /15,66,182 کے فنڈ مندرجہ ذیل مدوں میں خرچ کیے گئے۔

تنخواہ ملازمین	10,21,290

بجلی و گیس،پٹرول، سٹیشنری اخراجات	4,98,233
خریداری کمپیوٹراجزاء	5,364,
مشینری ودیگر آلات وغیرہ کی مرمت	41,295
میزان	15,66,182

(ii) ضلع بہاولنگر میں 10 ملازم اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ان کو(2009۔2008) میں کل۔/14,50,457 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ جن میں سے 6,17,109 روپے تنخواہوں میں استعمال کئے گئے اور 8,33,348 روپے کا بجٹ بجلی و گیس،پٹرول، سٹیشنری اخراجات میں استعمال ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

ضلع قصور میں فیکٹریوں کے زہریلے پانی سے خطرناک بیماریاں بڑھنے کی وجوہات

*4576: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع قصور میں فیکٹریوں / کارخانوں کے زہریلے اور آلودہ پانی کو ٹھکانے لگانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان فیکٹریوں کے گندے پانی سے عوام میں کینسر اور ہیپاٹائٹس جیسی خطرناک بیماریاں بڑھ رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت جدید تحقیق کی روشنی میں مذکورہ بالا مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 27 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 16 نومبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع قصور میں زیادہ تر فیکٹریاں چمڑا بنانے سے متعلق ہیں۔حکومت پنجاب نے 237 سے زیادہ چمڑے کے کارخانوں (Tanneries) سے پیدا ہونے والے آلودہ پانی اور سالڈ ویسٹ کے مناسب معالجہ کے لئے Common Effluent Pre-Treatment Plant (CEPTP)، Chromium Recovery Pilot Plant (CRPP) اور Sanitary Landfill Site بنائے ہوئے ہیں۔جو 2001 سے کام

کر رہے ہیں۔ان پلانٹس کی دیکھ بھال ایک ادارہ Kasur Tannery Waste Management Association کرتا ہے جو براہ راست ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (DCO) ضلعی حکومت قصور کے ماتحت کام کرتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ مذکورہ ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب کے بعد ماحولیاتی صورتحال میں بہتری آئی ہے۔عوام میں کینسر اور ہیپاٹائٹس جیسی خطرناک بیماریوں میں اگر کوئی اضافہ ہو رہا ہے تو اس کی وجہ محکمہ صحت پنجاب بہتر طور پر بتا سکتا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے ضلع قصور میں عوام الناس کو پینے والے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کچھ Water Filtration Plants نصب کئے ہیں۔مزید براں قصور شہر کے گندے پانی (Sewage) کے معالجہ کے لئے بھی منصوبہ سازی کی جا رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 جنوری 2010)

قصور شہر کا ایس پی ایم لیول و دیگر تفصیلات

*4577: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) قصور شہر کا (S P M) کا لیول کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ (SPM Level) اب Critical حد عبور کر چکا ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو قصور شہر میں فضائی آلودگی ختم کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(د) کیا قصور شہر میں چلنے والی گاڑیوں و دیگر ٹریفک کی Emissions کو کم کرنے کے لئے حکومت نے کوئی ٹارگٹس مقرر کر کے ضروری اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 16 نومبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محکمہ تحفظ ماحول کے کئے گئے سروے کے مطابق قصور شہر میں اس وقت ایس، پی، ایم کا لیول 200 سے لے کر 425 تک کے قریب ہے۔قصور شہر کے SPM کا ڈیٹا Annexure-I ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) پنجاب کے دوسرے اضلاع کی طرح قصور میں بھی SPM کا لیول زیادہ ہے مگر حکومت پاکستان نے کسی Critical حد کی تا حال منظوری نہیں دی ہے تاہم یہ فضائی آلودگی کے مجوزہ قومی معیار سے تجاوز کر چکی ہے۔

(ج) قصور شہر کا شمار اوسط درجے کے آلودہ شہروں میں ہوتا ہے یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ فضائی آلودگی میں کمی مختلف محکموں کے باہمی ربط واشتراک سے ہی ممکن ہے تاہم اس کے لئے محکمہ ہذا نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

1۔ محکمہ ہذا نے وفاقی ادارہ تحفظ ماحول کے ساتھ مل کر گاڑیوں کے دھوئیں کے اخراج کے قومی معیارات مقرر کئے ہیں۔جس کی پابندی ہر گاڑی چلانے والے کی ذمہ داری ہے۔گاڑیوں کے معیارات کی کاپی Annexure-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔شہری فضائی آلودگی بشمول SPM کے قومی معیارات ابھی تک مقرر نہیں ہوئے ہیں اور محکمہ ہذا نے وفاقی ادارہ ماحولیات کے ساتھ مل کر ان معیارات کا ڈرافٹ تیار کر کے PEPC (پاکستان انوائرنمنٹ پروٹیکشن کونسل) کو منظوری کے لئے پیش کر دیا ہے۔ان کی کاپی Annexure-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔قصور شہر میں گاڑیوں کا دھواں اور سڑکوں کی نامناسب دیکھ بھال فضائی آلودگی کا سبب ہے۔اس لئے پورے پنجاب میں ٹو سٹروک رکشے کو ختم کر کے 4 سٹروک رکشہ متعارف کرایا جا رہا ہے۔اسی طرح سے CNG رکشہ دوسرے شہروں کی طرح قصور میں بھی متعارف کرایا گیا ہے۔

3۔ محکمہ تحفظ ماحول کا ضلعی آفس ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف مسلسل ایکشن لیتا ہے اور ایسی گاڑیوں کو جرمانے عائد کرتا ہے۔

4۔اس کے علاوہ محکمہ ہذا نے تمام DCOs بشمول DCO ضلع قصور کو سڑکوں کی مناسب صفائی اور دیکھ بھال کی ہدایات دے رکھی ہیں جن کی تفصیل Annexure-IV ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جن میں سڑکوں کے کنارے پختہ کروانا، سڑکوں کے ساتھ

پودے لگانا، کوڑا جلانے پر پابندی لگانا، ایندھن میں ملاوٹ کو روکنا، زیادہ دھواں دینے والی گاڑیوں کو جرمانے کرنا اور شہر کی سڑکوں کو صاف رکھنا شامل ہیں۔

(د) ادارہ تحفظ ماحول حکومت پنجاب نے وفاقی ادارہ ماحولیات کے ساتھ مل کر گاڑیوں کے Emission کے معیارات مقرر کئے ہیں۔ پہلے مرحلے میں جولائی 2009 سے Emission کے معیارات مقرر ہو چکے ہیں جن کا اطلاق جولائی 2009 سے جون 2012 تک ہوگا۔ دوسرے مرحلے میں جولائی 2012 میں گاڑیوں کے قومی معیارات کو اور زیادہ سخت کر دیا جائے گا۔ گاڑیوں کے قومی معیارات کی کاپی Annexure–II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک مزید حکومتی اقدامات کا تعلق ہے اس کا جواب جزو (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 فروری 2010)

ملتان شہر میں ایس پی ایم لیول کی تفصیلات

*4617: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) اس وقت ملتان شہر کا SPM کا لیول کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایس پی ایم لیول اب Critical حد عبور کر چکا ہے؟

(ج) اگر جزو "ب" کا جواب اثبات میں ہے تو ملتان شہر کی آبادی کو صاف ہوا مہیا کرنے کیلئے حکومت کی طرف سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) کیا ملتان میں سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں و دیگر ٹریفک کی Emissions کو کم کرنے کیلئے حکومت نے کوئی Targets مقرر کر کے ضروری اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 29 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 13 نومبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف)اگست 2009 کے اعداد و شمار کے مطابق ملتان میں قابل تنفس گرد کا لیول 350 سے لے کر 585 مائیکرو گرام فی مکعب میٹر ہے۔جب کے اس کا قومی معیار 250 مائیکرو گرام فی مکعب میٹر ہے۔اعداد و شمار کی تفصیل Annexure-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)حکومت پاکستان نے ابھی تک SPM کے Critical لیول کا تعین نہ کیا ہے۔پنجاب کے دوسرے اضلاع کی طرح ملتان میں بھی ایس پی ایم لیول زیادہ ہے جو مجوزہ قومی معیار کو عبور کر چکا ہے۔

(ج)آبادی کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول مندرجہ ذیل اقدامات کر رہا ہے۔

1۔محکمہ ہر سال شجر کاری مہم کے ذریعے لوگوں کو درخت لگانے کی ترغیب دے رہا ہے۔

2۔ادارہ ہذا نے حکومت پاکستان کے تعاون سے اگست 2009 میں گاڑیوں کے دھوئیں میں موجود مختلف گیسوں کے قومی معیارات مقرر کئے ہیں جو کہ فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے بنیادی اور اہم قدم ہے۔گاڑیوں کے معیارات کی کاپی Annexure-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اسی طرح محکمہ تحفظ ماحول نے وفاقی ادارہ ماحولیات کے تعاون سے شہری فضائی آلودگی کے قومی معیارات تیار کئے ہیں جو کہ منظوری کے لئے PEPC (پاکستان انوائرنمنٹ پروٹیکشن کونسل) کو پیش کر دیئے گئے ہیں۔ان کی کاپی Annexure-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔اربن ایریاز میں گاڑیوں کا دھواں شہر کی ہوا کو آلودہ کرتا ہے۔ان مضر صحت اثرات کو کم کرنے کے لئے CNG رکشہ اور بسز متعارف کرائی گئی ہیں۔نیز ٹو سٹروک رکشہ کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں اور آئندہ چھ ماہ میں ٹو سٹروک رکشہ کو ملتان شہر سے فیز آوٹ کر دیا جائے گا۔انوائرنمنٹل موبائل سکواڈ بنایا گیا ہے جو دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس کی کوارڈینیشن سے کام کر رہا ہے۔

4۔ملتان شہر میں فضائی آلودگی کا ایک اور بڑا سبب پاک عرب فرٹیلائزرز ہے۔ادارہ ہذا نے پاک عرب فرٹیلائزرز کو فضائی آلودگی کنٹرول کرنے کے احکامات جاری کئے جس کے نتیجہ میں فیکٹری مذکورہ بالا نے NOx جیسی مضر صحت گیس کو کنٹرول کرنے والے آلات نصب کئے ہیں تاہم اس کی دوسری مضر صحت گیسوں کے کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف قانونی

کارروائی ہورہی ہے جس کی سماعت ماحولیات کی عدالت (Environment Tribunal) میں جاری ہے۔

5۔ملتان شہر میں ٹریفک کی بڑھتی ہوئی آلودگی کے خلاف آگاہی کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے کئی سیمینار اور ورکشاپ منعقد کئے ہیں جس میں ٹرانسپورٹ کے نمائندوں کو خاص طور پر شامل کیا گیا ہے۔

(د) ادارہ تحفظ ماحول حکومت پنجاب نے وفاقی ادارہ ماحولیات کے ساتھ مل کر گاڑیوں کے Emission کے معیارات مقرر کئے ہیں پہلے مرحلے میں جولائی 2009 سے Emission کے معیارات مقرر ہو چکے ہیں جن کا اطلاق جولائی 2009 سے جون 2012 تک ہوگا۔دوسرے مرحلے میں جولائی 2012 میں گاڑیوں کے قومی معیارات کو اور زیادہ سخت کر دیا جائے گا۔گاڑیوں کے قومی معیارات کی کاپی Annexure-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جہاں تک مزید حکومتی اقدامات کا تعلق ہے اس کا جواب جزو (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 فروری 2010)

ملتان شہر میں فضائی اور آبی آلودگی کو کم کرنے کی تفصیلات

*4618: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان شہر میں فضائی (شور) آلودگی اور آبی آلودگی کو کم کرنے کیلئے کسی قسم کے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے جارہے ہیں؟

(ب) ملتان شہر میں بسوں، رکشوں و دیگر ٹریفک کی آلودگی کو ختم کرنے کیلئے کون کونسے اقدامات آج تک اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) مذکورہ محکمہ نے ملتان شہر میں 2008 اور 2009 میں فضائی آلودگی پھیلانے والی کتنی گاڑیوں کے چالان کئے اور دیگر سزائیں دی گئیں، انکی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 29 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 16 نومبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست نہ ہے۔حکومت پنجاب ملتان شہر میں فضائی اور آبی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے حسب ذیل اقدامات کر رہی ہے:۔

1۔ادارہ ہذا نے حکومت پاکستان کے تعاون سے اگست 2009 میں گاڑیوں کے دھوئیں میں موجود مختلف گیسوں کے قومی معیارات مقرر کئے ہیں جو کہ فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے بنیادی اور اہم قدم ہے۔گاڑیوں کے معیارات کی کاپی Annexure–I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اسی طرح محکمہ تحفظ ماحول نے وفاقی ادارہ ماحولیات کے تعاون سے شہری فضائی آلودگی کے قومی معیارات تیار کئے ہیں جو کہ منظوری کے لئے PEPC (پاکستان انوائرنمنٹ پروٹیکشن کونسل) کو پیش کر دیئے گئے ہیں۔ان کی کاپی Annexure–II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔اربن ایریاز میں گاڑیوں کا شور اور دھواں شہر کی ہوا کو آلودہ کرتا ہے۔ان مضر صحت اثرات کو کم کرنے کے لئے ملتان میں CNG رکشہ اور بسز متعارف کرائی گئی ہیں جن کا شور عام رکشوں اور بسوں سے کم ہوتا ہے۔نیز ٹوسٹروک رکشہ جو کہ شور کا باعث ہے کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔اور آئندہ چھ ماہ میں ٹوسٹروک رکشہ کو ملتان شہر سے فیز آؤٹ کر دیا جائے گا۔انوائرنمنٹل موبائل سکواڈ بنایا گیا ہے جو دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس کی کوارڈینیشن سے کام کر رہا ہے۔اس کے علاوہ محکمہ ہذا نے پریشر ہارن پر مکمل طور پر پابندی لگا رکھی ہے۔

3۔ملتان شہر میں ٹریفک کی بڑھتی ہوئی آلودگی کے خلاف آگاہی کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے کئی سیمینار اور ورکشاپ منعقد کئے ہیں جس میں ٹرانسپورٹ کے نمائندوں کو خاص طور پر شامل کیا گیا ہے۔

4۔ملتان میں آبی آلودگی کا بڑا ذریعہ شہری گندہ پانی ہے جو کہ واسا ملتان نہروں میں ٹریٹمنٹ کے بغیر ڈسچارج کر رہا ہے جس سے یہ نہریں آلودہ ہو رہی ہیں۔ادارہ تحفظ ماحول نے واسا ملتان کو یہ ویسٹ واٹر صاف کرنے کے احکامات جاری کئے تھے جس کے نتیجے میں واسا ملتان نے ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے تعاون سے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ ڈیزائن کیا ہے اور واسا نے اس سلسلے میں زمین خرید کر اس پر عملی کام شروع کر دیا ہے۔

5-اسی طرح ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ کا ویسٹ واٹر بغیر صاف کئے دریائے چناب میں ڈسچارج کیا جارہا ہے۔اس خلاف ورزی پر بورڈ آف مینجمنٹ ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری کیا گیا ہے اور صنعتی پانی کو صاف نہ کرنے کی پاداش میں ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ کا کیس بھی تحفظ ماحولیاتی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(ب)CNG رکشاز اور بسز متعارف کرائی گئی ہیں نیز ٹوسٹروک رکشا کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں اور آئندہ چھ ماہ میں ٹوسٹروک رکشاز کو اربن ایریاز سے فیز آؤٹ کر دیا جائے گا۔انوائرنمنٹل موبائل سکواڈ بنایا گیا ہے جو دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس کی کوارڈینیشن سے کام کررہا ہے۔شہریوں اور ٹرانسپورٹرز میں شعور بیدار کرنے کے لئے سیمینارز کا انعقاد کیا گیا ہے۔اگست 2009 سے گاڑیوں میں مختلف گیسوں مثلاً دھواں، کاربن مونو آکسائیڈ، شور، ہائیڈرو کاربن، نائٹروجن کے آکسائیڈ، گرد وغیرہ کے نئے قومی معیارات مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

(ج)ٹریفک پولیس کوارڈینیشن سے 2008 میں فضائی آلودگی پھیلانے والی 2205 گاڑیوں کے چالان کئے گئے- 2009 میں 1621 گاڑیوں کے چالان کئے گئے ہیں۔انوائرنمنٹل موبائل اسکواڈ فضائی آلودگی پھیلانے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس کے تعاون سے کام کر رہا ہے جرمانے کے علاوہ اس کی کوئی اور سزا مقرر نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 17 فروری 2010)</u>

<u>بہاولنگر شہر، رائس ملز کی آبادیوں سے باہر منتقل کرنے کا مسئلہ</u>

*4663: <u>محترمہ ثمینہ نوید</u>: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاول نگر شہر کے مدینہ ٹاؤن، ذیلدار ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن کی آبادیاں رائس ملز کی زد میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان رائس ملز سے پھیلنے والی آلودگی نے شہریوں کی زندگی تنگ کر رکھی ہے اور مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کی شکایت پر متعلقہ محکمہ نے سروے کیا اور رپورٹ تیار کی جس میں شہریوں کی شکایت کو جائز قرار دیا گیا اور رائس ملز کے خلاف رپورٹ تیار کی گئی؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ رائس ملز کو شہری آبادی سے دور منتقل کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 30 اکتوبر 2009   تاریخ ترسیل 14 دسمبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ بہاولنگر شہر کے مدینہ ٹاؤن، ذیلدار ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن میں میسرز کوئیٹہ رائس ملز، میسرز ملت رائس ملز، میسرز نیشنل رائس ملز اور میسرز بسم اللہ رائس ملز چل رہی ہیں۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ یہ رائس ملز ارد گرد کے ماحول پر منفی اثرات مرتب کر رہی ہیں۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ و نزدیکی زمیندار کی شکایت پر ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحولیات بہاولنگر نے متعلقہ رائس ملز کا سروے کیا اور رائس ملز سے پیدا شدہ آلودگی کے خلاف رپورٹیں محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کو بھیجیں۔

(د) مذکورہ رائس ملز کے خلاف تحفظ ماحولیات ایکٹ 1997 کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔ رائس ملز مالکان کو آلودگی پیدا کرنے کے جرم میں ایکٹ کی دفعہ 16 کے تحت اینوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈرز (EPOs) جاری کئے ہیں۔ ان حکم ناموں کے مطابق رائس ملز مالکان کو پیدا ہونے والی آلودگی کی روک تھام کے لئے تکنیکی طریقے اختیار کرنے کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ جس پر کسی حد تک عمل بھی ہوا۔ میسرز کوئٹہ رائس ملز اور ملت رائس ملز نے ناصاف اور آلودہ پانی کی نکاسی کے لئے سیوریج پائپ ڈال دیئے ہیں۔ لیکن نیشنل رائس ملز اور میسرز بسم اللہ رائس ملز کا ناصاف اور آلودہ پانی گندے پانی کے جوہڑ میں ڈالا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں تمام رائس ملز سے نکلنے والی سیاہ راکھ نزدیکی ہمسائیوں کے لئے تنگی کا باعث ہے۔ اس لئے ان رائس ملز کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹرائیبونل میں دائر کئے جا رہے ہیں۔ جہاں تک ان رائس ملز کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا سوال ہے یہ محکمہ ماحولیات کے اختیارات کار میں شامل نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2010)</u>

<u>لاہور۔ گرین ٹاؤن اور ٹاؤن شپ آبادی سے فیکٹریاں باہر منتقل کرنے کا مسئلہ</u>

*4665: <u>محترمہ سیمل کامران</u>: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرین ٹاؤن اور ٹاؤن شپ کے رہائشی ایریا میں مختلف فیکٹریاں لگائی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیکٹری کے شور سے مقامی لوگوں کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے اور لوگ رات کے وقت آرام کرنے سے قاصر ہیں؟

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان فیکٹریوں کو رہائشی ایریا کے بجائے انڈسٹریل ایریا میں شفٹ کرنیکا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 30 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے۔ گرین ٹاؤن اور ٹاؤن شپ کے رہائشی علاقوں میں زیادہ تر Cottage industry لگی ہوئی ہے جن میں Embroidery، ویلڈنگ، سٹیل ورکشاپ اور ماربل کٹرز وغیرہ شامل ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ان فیکٹریوں / کمرشل سرگرمیوں کی وجہ سے رہائشی علاقہ میں شور کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

(ج) ان فیکٹریوں کے انڈسٹریل اور کمرشل سرگرمیوں کو مذکورہ رہائشی علاقوں سے شفٹ کرنے کی ذمہ داری سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ہے اس ضمن میں DCO لاہور سے درخواست کی گئی ہے کہ مذکورہ رہائشی علاقوں سے شور اور دیگر ماحولیاتی مسائل کا سبب بننے والی صنعتی / کمرشل سرگرمیوں کا خاتمہ کریں۔ محکمہ تحفظ ماحول کو ٹاؤن شپ میں موجود 6 یونٹوں کے خلاف عوامی شکایت وصول ہوئی تھی جن کے خلاف پاکستان تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کی اور ان کو Environmental Protection Orders جاری کئے گئے کہ وہ آلودگی پیدا کرنے والی سرگرمیاں بند کردیں۔ عدم تعمیل پر 2 سٹیل ورکشاپ کو سیل کر دیا گیا اور 2 ماربل کٹرز کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کرا دیئے گئے جہاں یہ زیر سماعت ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)</u>

لاہور۔فیکٹریوں میں واٹر ٹریٹمنٹ لگانے کی تفصیلات

*4675: محترمہ نسیم لودھی: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)صوبائی دارلحکومت میں کتنی فیکٹریوں نے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہوئے ہیں؟

(ب)کیایہ بھی درست ہے کہ لاہور میں موجود فیکٹریوں میں سے بے شمار نے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں لگائے نیز جن فیکٹریوں نے ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں لگائے، کیا محکمہ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 30اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 19دسمبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محکمہ ماحولیات کی کوششوں سے لاہور میں 26 فیکٹریوں نے Wastewater Treatment Plants لگائے ہوئے ہیں۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب)لاہور میں موجود پرانی فیکٹریوں کی اکثریت میں Wastewater Treatment Plants لگانے کے لئے جگہ دستیاب نہیں ہے۔اس کا حل صرف مشترکہ پلانٹ Common Effluent Treatment Plant لگانے میں ہے۔اس ضمن میں قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ(QIE)میں موجود تقریباً360 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کو صاف کرنے کے لئے ایک مشترکہ پلانٹ Common Effluent Treatment Plant لگانے کے لئے قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ کی انتظامیہ نے محکمہ ماحولیات کی کوششوں سے جگہ حاصل کرلی ہے اور ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنے کا کام بھی شروع کردیا جائے گا۔اسی طرح گلبرگ انڈسٹریل ایریا میں تقریباً80 کے قریب فیکٹریوں ہیں جن کا آلودہ پانی WASA لاہور کے Central Drainage System سے منسلک ہے جو کہ گندے پانی کے نالہ کے ذریعے دریائے راوی گرتا ہے۔ WASA جاپان کے فنی اور مالی تعاون سے لاہور میں بابوصابو کے قریب ایک Sewage Treatment Plant لگانے کے لئے کوشاں ہے۔جہاں Central Drainage System کے آلودہ پانی کو صاف کیا جائے گا جس میں گلبرگ انڈسٹریل ایریا کی فیکٹریوں کا آلودہ پانی بھی شامل ہے۔

محکمہ ہذا نے لاہور میں 52 فیکٹریوں کو جو پانی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں کے خلاف پاکستان کے تحفظ ماحول مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کی اور مزید فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

سال 10-2009 ماحولیاتی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کو جرمانوں کی تفصیلات

*4687: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 10-2009 کے دوران لاہور میں کتنی فیکٹریوں کو ماحولیاتی آلودگی پھیلانے کی وجہ سے جرمانے کئے گئے نیز جن جن فیکٹریوں کو جرمانہ کیا گیا ان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال 10-2009 کے ان جرمانوں سے حکومت کے خزانے میں کتنی رقم جمع کروائی گئی؟

(تاریخ وصولی 30 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) جنوری 2009 سے جنوری 2010 کے دوران محکمہ ماحولیات نے ضلع لاہور کی 43 فیکٹریوں / پراجیکٹس کے خلاف بوجوہ خلاف ورزی تحفظ ماحول ایکٹ 1997، استغاثے انوائرمینٹل ٹربیونل لاہور میں دائر کئے گئے۔ جن میں سے 22 فیکٹریوں / پراجیکٹس کو استغاثے ثابت ہونے پر مذکورہ عدالت نے -/1154000 روپے جرمانہ عائد کیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ بات ضمناً عرض ہے کہ تحفظ ماحولیات ایکٹ کے مطابق آلودگی پھیلانے والے پراجیکٹس یا فیکٹری پر جرمانے لگانے کا اختیار مذکورہ عدالت ہی کو ہے۔ جو جنوری 2009 سے 30 اگست 2009 تک بوجہ غیر موجودگی چیئرپرسن / جج بند رہی اور چیئرپرسن کی تقرری وفاقی حکومت کا اختیار ہے۔

(ب) انوائرنمنٹل ٹربیونل کے عائد کردہ تمام جرمانہ جات بذریعہ کورٹ آرڈر گورنمنٹ اکاونٹ میں بذریعہ مچلکہ جات جمع ہوتے ہیں۔ عائد کردہ جرمانہ کی رقم جزو (الف) میں بیان کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

سیالکوٹ، نالہ ایک میں گرنے والے آلودہ پانی سے متعلقہ تفصیلات

*4817: چودھری طاہر محمود ہندلی ایڈووکیٹ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ کے کتنے کارخانوں اور ٹیزیوں کا آلودہ پانی نالہ ایک میں گرتا ہے محکمہ نے پانی کو صاف رکھنے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) ٹیزیوں کا پانی ضائع کرنے کیلئے جو لوگ زمین میں بور کرتے ہیں انکا کیا حل نکالا گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 10 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع سیالکوٹ میں تقریباً 40 کے قریب مختلف اقسام کے کارخانوں اور 90 کے قریب ٹیزیوں کا آلودہ پانی نالہ ایک میں گرتا ہے۔ اب تک تقریباً تمام ٹیزیز یونٹس کو پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں اور ان میں 60 ٹیزیوں کو Environmental Protection Orders جاری کئے جا چکے ہیں کہ وہ اپنے آلودہ پانی کو صاف کرنے کے لئے اقدامات کریں بصورت دیگران کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹرابیونل لاہور میں دائر کروا دیئے جائیں گے۔ محکمہ تحفظ ماحول کی کوششوں سے سیالکوٹ ٹیزی ایسوسی ایشن نے Establishment of Sialkot Tannery Zone کا پراجیکٹ بنایا ہے۔ جس میں سیالکوٹ میں موجود تمام ٹیزیوں کو کھمبرانوالہ گاؤں کے نزدیک منتقل کیا جائے گا۔ اس ضمن میں تقریباً 400 ایکڑ زمین حال ہی میں خریدی گئی ہے۔ جس کے لئے حکومت پنجاب نے 294.51 ملین روپے بطور بلا سود قرضہ مہیا کیا ہے۔ سیالکوٹ ٹیزی زون پراجیکٹ میں ٹیزیوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے ایک Common Effluent Treatment Plant لگایا جائے گا اور سالڈ ویسٹ کے لئے Sanitary Landfill Site بنائی جائے گی جس سے ماحول پر ہونے والے منفی اثرات کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔

(ب) ضلع آفیسر (ماحولیات) سیالکوٹ کے سروے کے مطابق ضلع سیالکوٹ میں اس امر کی کوئی شکایت نہ ملی ہے کہ ٹیزیاں اپنا آلودہ پانی زیر زمین بور کر کے ڈالتی ہیں۔ تاہم سیالکوٹ کے

کچھ علاقہ میں کوئی ڈرین / سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے اس ڈرین پر موجود صنعتی یونٹس اپنا آلودہ پانی کھڈوں یا کنوؤں میں ڈالتے ہیں۔ایسے 22 یونٹوں کے خلاف پاکستان کے تحفظ ماحول ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کا آغاز کیا گیا ہے اوران کو نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

بھٹہ خشت کے دھوئیں سے بچاؤ کے لئے حکومتی اقدامات

*4818: چودھری طاہر محمود ہندلی ایڈووکیٹ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھٹہ خشت سے اٹھنے والا دھواں سے فضائی آلودگی میں قدرے اضافہ ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس دھوئیں سے انسانی جانوں کو خطرات لاحق ہیں محکمہ نے اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ بھٹہ خشت سے اٹھنے والا دھواں قرب وجوار کے رہائشیوں کی صحت کے لئے منفی اثرات کا حامل ہو سکتا ہے۔اس ضمن میں محکمہ ماحولیات نے 78 بھٹہ خشت کے خلاف پاکستان کے تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کی اوران کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودگی کنٹرول کرنے کے اقدامات کریں۔محکمہ کے احکامات کی عدم تعمیل پر 27 بھٹوں کے کیس ماحولیاتی ٹریبونل میں دائر کئے گئے۔ٹریبونل نے 6 بھٹوں کو جرمانہ کیا اور بقیہ بھٹوں کے خلاف کیس ابھی زیر سماعت ہیں۔مزید بھٹوں کے خلاف کیس بھی جلد ماحولیاتی ٹریبونل میں دائر کرا دیئے جائیں گے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

ای پی اے کا مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کا بجٹ و دیگر تفصیلات

***5043: سردار خالد سلیم بھٹی:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :–

(الف) ای پی اے کا مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کا کل بجٹ مدوائز بتائیں ؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم تحفظ ماحول کے منصوبہ جات پر خرچ ہوئی ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں ؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی ؟

(د) ان سالوں کے دوران رقم کتنی سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول / ڈیزل پر خرچ ہوئی ؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی ٹیلی فون اور دیگر یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی ؟

(تاریخ وصولی 23 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ای پی اے پنجاب کے غیر ترقیاتی بجٹ اور ترقیاتی بجٹ برائے سال 08-2007 اور 09-2008 کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مدات	سال 08-2007	سال 09-2008
غیر ترقیاتی بجٹ	مبلغ -/33865000 روپے	مبلغ -/38338000 روپے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
ترقیاتی بجٹ	مبلغ -/133400000 روپے	مبلغ -/227160000 روپے

(ب) ان دو سالوں کے دوران کل رقم مبلغ -/262019000 تحفظ ماحول کے منصوبہ جات پر خرچ ہوئی۔ ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دو سالوں کے دوران سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر مبلغ -/30888891 روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے / ڈی اے پر مبلغ -/648149 روپے خرچ ہوئے۔

(د)ان دوسالوں کے دوران مبلغ -/965392روپے سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر اور مبلغ -/2276491روپے گاڑیوں کے پٹرول / ڈیزل سی این جی کے لئے خرچ ہوئے-

(ہ)ان دوسالوں کے دوران مبلغ -/930019روپے ٹیلی فون پر اور مبلغ -/1692049روپے دیگر یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئے-(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 21فروری 2010)

انوائرنمنٹ پروٹیکشن اتھارٹی کا قیام ودیگر تفصیلات

*5044: سردار خالد سلیم بھٹی: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) انوائرنمنٹ پروٹیکشن اتھارٹی کے قیام کے اغراض ومقاصد کیا تھے؟

(ب)اس کے قیام سے آج تک اس اتھارٹی نے پنجاب میں ماحول کی بہتری کیلئے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(ج)اس اتھارٹی نے فضائی آلودگی کے خاتمے کیلئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د)اس اتھارٹی نے فیکٹریوں / کارخانوں کے فضلہ اور گندے پانی کی آلودگی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 23نومبر 2009 تاریخ ترسیل 31دسمبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف)ادارہ تحفظ ماحول پنجاب(Environmental Protection Agency) کے قیام کے اہم اغراض ومقاصد میں ماحول کی حفاظت،آلودگی کی روک تھام، عوام الناس میں ماحولیاتی شعور کی آگاہی اور پائیدار ترقی(Sustainable Development)کے فروغ کی انجام دہی شامل ہے-

(ب)پنجاب میں ماحول کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج)موٹر گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والی فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے محکمہ ماحولیات کے انسپکٹرز ٹریفک پولیس کے تعاون سے دھواں دینے والی گاڑیوں کے چالان کر رہے ہیں۔
فیکٹریوں کی وجہ سے ہونے والی فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے ان فیکٹریوں کے خلاف پاکستان تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ان فیکٹریوں کو Environmental Protection Orders جاری کئے جاتے ہیں کہ وہ آلودگی کو کنٹرول کرنے کے اقدامات کریں یا آلودگی پھیلانے والی سرگرمیاں بند کردیں۔محکمہ کے احکامات کی عدم تعمیل کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹرابیونل لاہور میں دائر کرادیئے جاتے ہیں۔ماحولیاتی ٹریبونل میں اب تک 440 یونٹوں بشمول فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف کیس دئر کرائے۔ماحولیاتی ٹریبونل نے 161 کیسوں کا فیصلہ کیا اور 80 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقایا کیس زیر سماعت ہیں۔
(د) فیکٹریوں/کارخانوں کے فضلہ اور گندے پانی کی وجہ سے ہونے والی آلودگی کی روک تھام کے لئے ان فیکٹریوں کے خلاف پاکستان تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ان کو Environmental Protection Orders جاری کئے جاتے ہیں کہ وہ آلودگی کو کنٹرول کرنے کے اقدامات کریں یا آلودگی پھیلانے والی سرگرمیاں بند کردیں۔محکمہ کے احکامات کی عدم تعمیل کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹریبونل لاہور میں دائر کرادیئے جاتے ہیں۔ماحولیاتی ٹریبونل میں اب تک 440 یونٹوں بشمول آبی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف کیس دائر کرائے۔ماحولیاتی ٹریبونل نے 161 کیسوں کا فیصلہ کیا اور 80 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقایا کیس زیر سماعت ہیں۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
محکمہ ہذا کی کوششوں سے ضلع قصور میں 237 ٹینریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے Common Effluent Pre-Treatment Plant لگایا گیا ہے۔اسی طرح ضلع سیالکوٹ میں موجود تقریباً 230 ٹینریوں کے لئے علیحدہ Tannery Zone بنانے کے منصوبہ پر کام کیا جارہا ہے۔جس میں Common Effluent Treatment Plant کی تنصیب بھی شامل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

لاہور-ماحولیاتی آلودگی کی تفصیلات

***5160: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

کیا یہ درست ہے کہ صرف لاہور میں 200 سے زائد فیکٹریاں پرانے ٹائر اور مضر صحت کوئلہ جلا کر ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں، اس مضر صحت آلودگی سے لوگوں کو بچانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

یہ جزوی طور پر درست ہے-سوئی گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے کچھ سٹیل ملز نے غیر معیاری ایندھن بشمول ٹائر اور کوئلہ جلانا شروع کیا جو فضائی آلودگی کا باعث بنتا ہے- محکمہ ماحولیات نے ایسی 40 سٹیل ملز کے خلاف کارروائی کی اور 23 سٹیل ملز کو پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت Environmental Protection Orders جاری کئے گئے کہ وہ غیر معیاری ایندھن جلانا بند کر دیں یا فضائی آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات لگائیں-عدم تعمیل پر ان میں سے 18 سٹیل ملز کے خلاف Cases ماحولیاتی ٹرابیونل لاہور میں دائر کروا دیئے گئے ہیں جو کہ زیر سماعت ہیں-

محکمہ ماحولیات کے انسپکٹرز اپنے علاقوں کا وقتاً فوقتاً دورہ کرتے رہتے ہیں جیسے ہی غیر معیاری ایندھن (ٹائر، کوئلہ) استعمال کرنے کی شکایت سامنے آئی تو ایسی فیکٹریوں کے خلاف مذکورہ ایکٹ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی-

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

لاہور میں فضائی آلودگی کی تفصیلات

***5222: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں آٹو اور موٹر سائیکل رکشاؤں کے شور اور دھواں کی وجہ سے لاہور کی فضائی آلودگی میں اضافہ ہو گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت 2 سٹروک رکشاؤں کی وجہ سے پیدا ہونے والی آلودگی کی روک تھام کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 دسمبر 2009   تاریخ ترسیل 19 جنوری 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ جزوی طور پر درست ہے۔ لاہور شہر کی مصروف شاہراہوں اور قرب و جوار کے علاقہ میں آٹو اور موٹر سائیکل رکشاؤں کے شور اور دھواں کی وجہ سے فضائی آلودگی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ ٹرانسپورٹ نے 2۔ سٹروک رکشاؤں کی وجہ سے پیدا ہونے والی آلودگی کی روک تھام کیلئے نئے 2۔ سٹروک رکشاؤں کی رجسٹریشن پر 2005۔01۔01 سے پابندی لگا دی تھی اور 4۔ سٹروک رکشاؤں کی دستیابی کیلئے اقدامات شروع کر دیئے تھے۔ محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن کے اعداد و شمار کے مطابق لاہور میں جنوری 2010ء تک 20616   4۔ سٹروک رکشے، 537682   2۔ سٹروک رکشے اور 5104 موٹر سائیکل رکشے ہیں۔ محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب نے 2۔ سٹروک رکشہ مالکان کو 31 مارچ 2010 تک اپنے رکشہ جات کو 4۔ سٹروک رکشہ میں تبدیل کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے بصورت دیگر ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

عوام الناس کو موٹر گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والی فضائی آلودگی سے بچانے کیلئے محکمہ ماحولیات کی ٹیمیں سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے تعاون سے آلودگی کا باعث بننے والی گاڑیوں کا چالان کر رہی ہیں۔ مورخہ 2009۔05۔25 تا 2010۔01۔30، 18432 گاڑیوں کے چالان کیے گئے ہیں جن میں 11926 رکشے بھی شامل ہیں۔ اس ضمن میں سٹی ٹریفک پولیس لاہور کا جواب بھی ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2010)

لاہور   مقصود احمد ملک

21فروری2010 سیکرٹری